لوگوں کا اطمینان نہیں ہوتا تو جس راستہ پر یہ چل رہے ہیں، اُسی پر چلے جائیں۔ مرنے کے بعد حقیقت ان پر بھی کُھل جائے گی اور مجھ پر بھی۔

(نوٹ) اس سے پہلے کے استفسار میں جو خیالات پیش کیے گئے ہیں ان کے بالمقابل ذرا ان خیالات پر بھی نگاہ ڈالیے۔ ایک طرف ایک جدید تعلیم یافتہ سیدھا سادہ مسلمان ہے اور دوسری طرف ایک عالم دین اور صاحب دل بزرگ۔ اس تقابل سے اندازہ کیجیے کہ جس گروہ کی امتیازی علامت ہی تقویٰ ہونی چاہیے وہ کیا انداز فکر رکھتا ہے اور تاویل کے ہتھیار سے کس طرح شریعت کی شہر پناہ میں رخنے پیدا کرتا ہے، اور دوسری طرف اس گروہ کو دیکھیے جو دہریت کی اس فضا میں جدید ناخدا آشنا تعلیم و تربیت کے زہراب سے پرورش پاتا ہے، وہ دعوت حق کو کس آسانی سے سمجھتا ہے اور کتنے مضبوط تقویٰ کا ثبوت دیتا ہے۔

کاسبِ حرام کے ساتھ معاشی تعلقات کی حدود

"(۱) مشترک کاروبار جس میں صالحین و فاجرین ملے جلے ہوں، پھر فاجرین میں بائع خمر، آکل ربوٰا وغیرہ شامل ہوں، اس میں شرکت کرنا کیسا ہے؟

(۲) کاسب حرام سے روپیہ قرض لے کر اس سے تجارت کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۳) کاسب حرام کے ہاں نوکر رہنا یا اس کے ہاں سے کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟"

(۱) تجارت اگر بجائے خود حلال نوعیت کی ہو، اور جائز طریقوں سے کی جائے، تو اس میں کسی پرہیزگار آدمی کی شرکت محض اس وجہ سے ناجائز نہیں ہو سکتی کہ دوسرے شرکاء اپنا مال حرام ذرائع سے کما کر لائے ہیں۔ آپ کا اپنا سرمایہ اگر حلال ہے، اور کاروبار حلال طریقوں سے کیا جا رہا ہے، تو جو منافع آپ کو اپنے سرمایہ پر ملے گا، وہ آپ کے لیے حلال ہوگا۔

(۲) کاسب حرام سے قرض لے کر کام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) کاسب حرام کی دو نوعیتیں ہیں۔ ایک وہ جس کا پیشہ فحشاء کی تعریف میں آتا ہو، مثلاً زانیہ